# طلبا اپنی قابلیت اور ہنرمندی میں اضافے کے لیے کریں یہ کورسیز

**مومن فہیم احمد عبدالباری**

**موجودہ** دور میں اضافی قابلیت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بارہویں اور گریجویشن کامیاب کرنے کے بعد ہمارے ایسے طلبہ جو مختلف کارپوریٹ کمپنیوں میں ملازمت کرتے ہیں وہ انڈسٹری یا کمپنی کی ضرورت کی مطابق اگر متعلقہ ڈپلوما یا پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کرلیں تو ان کی مہارت اور قابلیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوسکتا ہے۔ ایسا ہی ایک ادارہ ممبئی یونیورسٹی کالینا کیمپس میں واقع گروارے انسٹی ٹیوٹ آف کریئر ایجوکیشن اینڈ ڈیولپمنٹ ہے۔ جہاں کئی کارآمد اور مفید ڈپلوما اور پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کورسیس جاری ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ان کورسیس کے سرٹیفکیٹ اور ڈگری ممبئی یونیورسٹی تفویض کرتی ہے اور طلبہ اپنی ریگولر ڈگری اور ملازمت کے ساتھ بھی ان کورسیس کو کرسکتے ہیں جن کا اہم مقصد طلبہ میں مہارت اور عملی استعداد پیدا کرنا ہے۔ طلبہ کو یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ ان سارے کورسیس میں نشستیں محدود ہوتی ہیں اور انسٹیٹیوٹ کے تحریری داخلہ ٹیسٹ کی بنیاد پر ایڈمیشن دیا جاتا ہے۔ آیئے چند اہم کورسیس کے بارے میں جانیں۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان ٹورزم اینڈ ٹراول انڈسٹری مینجمنٹ**: یہ ایک فل ٹائم پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کورس ہے جس کی مدت اٹھارہ مہینے (تین سیمسٹر) ہے۔ کسی بھی فیکلٹی سے گریجویٹ طلبہ اس میں داخلہ لے سکتے ہیں داخلہ انسٹی ٹیوٹ کے تحریری انٹرنس ٹیسٹ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مکمل فیس تقریباً پینسٹھ ہزار روپے جبکہ کل ساٹھ نشستیں ہیں۔ ایسے طلبہ جو ٹراول اینڈ ٹورزم کمپنیوں میں باوقار ملازمت کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے یہ کورس انتہائی مفید ہے۔

☆ **ڈپلوما ان کسٹم کلیرنس اینڈ فریٹ فارورڈنگ**: درآمدو برآمد (امپورٹ و ایکسپورٹ) کے کاروبار میں دستاویزات کی تیاری اور اور بندرگاہ سے اشیاء کمپنی کے گودام تک پہنچانے میں کلیرنگ اینڈ فارورڈنگ ایجنٹ کا کردار انتہائی اہم ہوتا ہے اور بین الاقوامی تجارت کی ترقی کے پیش نظر اس شعبے میں روزگار کے مواقع بین الاقوامی سطح پر بڑھتے جا رہے ہیں۔ بارہویں کامیاب طلبہ اس کورس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ اٹھارہ مہینوں (تین سیمسٹر) پر مشتمل اس کورس کی مکمل فیس ساٹھ ہزار روپے اور اسی (۸۰) نشستیں ہیں۔

☆ **ڈپلوما ان انٹیریئر ڈیزائن**: رئیل اسٹیٹ کی ترقی، بہتر لائف اسٹائل اور مکان و دوکان کو بہتر طریقے سے پیش کرنے کے لیے جن افراد کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ان میں انٹیریئر ڈیزائنر ایک اہم شخص ہے۔ تین سال (چھ سیمسٹر) پرمحیط یہ کورسیس بارہویں کامیاب طلبہ کے لیے ہے جس میں داخلہ تحریری امتحان اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوتا ہے کل نشستیں ساٹھ ہیں اور مکمل کورس کی فیس نوے ہزار روپے ہے۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان ماس میڈیا اینڈ جرنلزم (ہندی/انگریزی)**: میڈیا اور جرنلزم کی اہمیت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔ کسی بھی فیکلٹی سے گریجویشن کامیاب طلبہ اس ایک سالہ پی جی ڈپلوما میں داخلہ لے سکتے ہیں یہ ایک جز وقتی کورس ہے جس کا میڈیم ہندی/انگریزی اور کورس کی فیس تیس ہزار روپے ہے۔ کل پچاس نشستوں پر داخلہ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان لاجسٹکس اینڈ سپلائی چین مینجمنٹ**: اشیاء کو گودام میں محفوظ رکھنا اور صارفین کی مانگ کے مطابق ان کی بازار میں رسد فراہم کرنا ایک اہم تجارتی کام ہے۔ موجودہ دور میں صنعتوں میں سال بھر اشیاء کی پیداوار اور ان کی سپلائی کی جاتی ہے یہ کورس اس شعبے میں کریئر کے خواہشمند طلبہ کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے۔ کسی بھی یونیورسٹی سے گریجویشن کا میاب طلبہ دو سال پر مشتمل اس جز وقتی کورس میں تحریری امتحان اور پرسنل انٹرویو میں کامیابی کی بناء پر داخلہ لے سکتے ہیں کل ساٹھ نشستیں ہیں اور کورس کی مکمل فیس ستر ہزار روپے ہے۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان ہاسپٹل ایڈمنسٹریشن**: موجودہ دور میں ہاسپٹل میں کل وقتی ایڈمنسٹریٹر کا تقرر ایک عام بات ہے جو اسپتال کے نظم کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ویسے تو کوئی بھی گریجویٹ یہ کورس کرسکتا ہے لیکن ادارہ ایم بی بی ایس، فارماسسٹ، بی ایس سی و ایم ایس سی، بی ایچ ایم ایس، بی یو ایم ایس، بی اے ایم ایس ڈاکٹرس کو اس کورس کے لیے ترجیح دیتا ہے۔ ایک سال پر محیط اس کل وقتی کورس کی فیس ساٹھ ہزار روپے ہے جبکہ کل ساٹھ نشستیں مختص ہیں۔ ہمارے ایسے طلبہ جنھوں نے بی یو ایم ایس، بی ایچ ایم ایس یا فارمیسی کا کورس مکمل کیا ہے اور بطور آر ایم او (ریسیڈنٹ میڈکل آفیسر) کے طور پر کام کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے اس کورس کی تکمیل پر بڑے مواقع ہیں۔ مزید اپنے طور پر ذاتی ہاسپٹل کے نظم و نسق میں یہ کورس معاون ہوگا۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان فارما مینجمنٹ**: یہ کورس سائنس گریجویٹس کے لیے ہے اور ایسے طلبہ جنھوں نے بی ایس سی اور ڈی فارمیسی یا بی فارمیسی کیا ہو وہ اس کورس میں داخلہ لے کر فارما مینجمنٹ میں اپنا کریئر بنا سکتے ہیں۔ موجودہ دور میں میڈیکل شعبے میں دواؤں کی کمپنیوں میں ایسے اسپشلائزڈ کورسیس کے حامل افراد کی اہمیت بڑھ رہی ہے۔ ایک سالہ کل وقتی اس کورس کی فیس پینسٹھ ہزار روپے ہے جبکہ کل ساٹھ نشستوں پر داخلے کے لیے طلبہ کو تحریری ٹیسٹ اور پرسنل انٹرویو دینا ہوتا ہے۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان ایگری بزنس مینجمنٹ**: ایسے طلبہ جنھیں اگریکلچر، فوڈ پروسیسنگ، ڈیری بزنس، فشیریز، ہارٹی کلچر وغیرہ سے دلچسپی ہے اور جنھوں نے بی ایس سی (اگریکلچر) یا بی ای/ بی ٹیک (فارم انجینئرنگ اور ڈیری ٹیکنالوجی) میں کیا ہو وہ اس دو سالہ کل وقتی کورس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ جس کی کل فیس تقریباً اکیانوے ہزار روپے ہے۔ اس کورس کے لیے کل ایک سو بیس نشستیں مختص ہیں۔

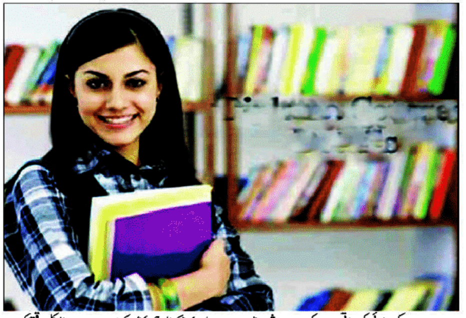

☆ **ڈپلوما ان پینٹ اپلیکیشن ٹیکنالوجی**: بارہویں کے بعد یہ تین سال کا ڈپلوما کورس ایسے طلبہ کے لیے فائدہ مند ہے جو تخلیقی صلاحیتوں کے حامل ہیں اور پینٹ (Paint) انڈسٹریز میں اپنا کریئر بنانا چاہتے ہیں۔ چھ سیمسٹر پر مشتمل اس کورس کی مکمل فیس اٹھاسی ہزار تین سو روپے ہے۔ جبکہ اس کورس کے لیے ساٹھ نشستیں مختص ہیں۔ اس کورس کی تکمیل کے بعد طلبہ دیگر یونیورسٹیز سے ماسٹر ڈگری کے لیے بھی جاسکتے ہیں۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان انوائرنمینٹل پولیوشن کنٹرول ٹیکنالوجی**: ڈیڑھ سال (تین سیمسٹر) پر مشتمل اس کورس کے لیے اہلیت بی ایس سی یا پھر بی ٹیک/ بی ای (انجینئرنگ و ٹیکنالوجی) ہے۔ اس کورس کی مکمل فیس پچہتر ہزار روپے ہے۔ جبکہ صرف تیس نشستیں مختص ہیں۔ موجودہ دور میں بڑھتی ہوئی آلودگی کی بناء پر اس طرح کے کورسیس کی بین الاقوامی سطح پر مانگ بڑھتی جارہی ہے۔ سائنس و انجینئرنگ گریجویٹس مختلف صنعتوں بالخصوص ترقی یافتہ ممالک میں اس کورس کی بناء پر اچھی جاب حاصل کرسکتے ہیں۔

☆ **ڈپلوما ان فارین ٹریڈ مینجمنٹ**: تین سیمسٹر (اٹھارہ مہینوں) پر مشتمل اس کورس کی فیس چالیس ہزار روپے ہے۔ بارہویں کامیاب ایسے طلبہ جنھیں بالخصوص کاروبار اور انتظامیہ، کامرس سے دلچسپی ہے وہ اس کورس کو مکمل کرکے اپنا کریئر بنا سکتے ہیں۔ عالمگیریت (گلوبلائزیشن) کے اس دور میں تمام ممالک ایک دوسرے سے کاروباری تعلقات استوار کرتے ہیں اور بین الاقوامی تجارت میں مختلف دستاویزات کی تیاری، اشیاء کو برآمد اور درآمد کرنے کے لوازمات اس کورس میں سکھائے جاتے ہیں۔ اچھی کمپنی میں جاب مل جائے تو بیرونی ملک سفر بھی کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ملازمت کے ساتھ اگر مختلف ممالک کی سیر و تفریح میں دلچسپی رکھنے والے طلباء کے لیے یہ کورس انتہائی مفید ہے۔ اس کورس کے لیے پچاس نشستیں مختص ہیں۔

☆ **بی ایس سی ان ایویشن وتھ کمرشیل پائلیٹ ٹریننگ**: انسٹی ٹیوٹ اس کورس کو باہمے فلائنگ کلب کے اشتراک سے چلاتا ہے۔ بارہویں سائنس (انگلش، میتھس، فزکس) سے کامیاب طلبہ اس میں داخلے کے اہل ہیں۔ اس کے علاوہ آئی ٹی، کمپیوٹر سائنس، سول، میکانیکل، الیکٹرانکس، الیکٹریکل، میکانیکل انجینئرنگ ڈپلوما ہولڈرس (دسویں کے بعد تین سال) بھی اس کورس میں داخلے کے اہل ہیں۔ تین سال پر مشتمل اس کورس میں کمرشیل پائلیٹ کا لائسنس رکھنے والے طلبہ کو براہ راست دوسرے سال میں بھی داخلہ ملتا ہے۔ چھ سیمسٹر پر مشتمل اس کورس کی ٹیوشن فیس دو لاکھ چالیس ہزار روپے ہے۔

☆ **ڈپلوما ان کمپیوٹر اپلیکیشن**: دو سال پر مشتمل اس کورس میں بارہویں کامیاب طلبہ داخلے کے اہل ہیں۔ چار سیمسٹر پر مشتمل اس کورس کی فیس اسی ہزار روپے ہے جبکہ ساٹھ نشستیں مختص ہیں۔

**دیگر کورسیس و چند اہم باتیں**: اوپر بیان کیے گئے کورسیس کے علاوہ بھی انسٹی ٹیوٹ میں کئی کورسیس جاری ہیں۔ جن میں جیولیری میکنگ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، فلم میکنگ، بزنس مینجمنٹ، سافٹ ویئر ٹیسٹنگ، میڈیا مینجمنٹ، ریٹیل مینجمنٹ، اسپورٹس مینجمنٹ وغیرہ۔ گروارے انسٹی ٹیوٹ میں کچھ کورسیس ڈپلوما سطح کے ہیں جن کے لیے تعلیمی قابلیت بارہویں کامیاب جبکہ پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کورسیس کے لیے اہلیت گریجویٹ ہونا ضروری ہے۔ چند کورسیس کے لیے سائنس فیکلٹی سے بارہویں یا گریجویشن ضروری ہے جبکہ زیادہ تر کورسیس کے لیے فیکلٹی کی کوئی قید نہیں ہے۔ ان میں سے چند کورسیس کل وقتی (فل ٹائم) اور چند کورسیس جز وقتی (پارٹ ٹائم) ہیں۔ عموماً پارٹ ٹائم کورسیس کی کلاسیس شام میں بھی چلتی ہیں اس لیے ایسے کورسیس برسر روزگار افراد کے لیے انتہائی مفید ہیں تاکہ وہ روزگار کے ساتھ اپنی فیلڈ میں اسپشلائزڈ ہوسکیں۔ کئی کورسیس کے لیے انسٹی ٹیوٹ کے ذریعے منعقدہ انٹرنس ٹیسٹ میں شریک ہونا اور پرسنل انٹرویو دینا لازمی ہے۔ بیان کی گئی فیس ٹیوشن فیس ہے اس کے علاوہ بھی کچھ فیس ہوسکتی ہے۔ طلبہ مزید معلومات کے لیے ممبئی یونیورسٹی، کالینا، سانتا کروز کیمپس، ممبئی میں گروارے انسٹی ٹیوٹ میں رابطہ کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ انسٹی ٹیوٹ کی ویب سائٹ http://gicededu.co.in/ سے استفادہ کرسکتے ہیں۔●●

# طالبات میں کریئر کے انتخاب پر اثر انداز ہونے والے عوامل

**سمیہ عامر خان**

**کریئر** کا مطلب ایک پیشہ یا ترقی ہے لیکن کریئر محض روزگار یا روزی کمانے کا پیشہ نہیں ہے۔ بلکہ کریئر میں زندگی کے کردار، تفریحی سرگرمیاں، سیکھنے کا عمل شامل ہوتا ہے۔ کامیاب زندگی کے فیصلے ہر انسان کو غور و فکر کے بعد کرنے چاہیے۔ زندگی کے ہر فیصلے میں اساتذہ کرام، والدین اور بزرگوں کی رہنمائی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ رہنمائی کامیابی کی اہم کنجی ہوتی ہے جس کے ذریعے انسان ایک ایک کرکے سارے بند تالے کھولتا چلا جاتا ہے۔ کامیاب کریئر کامیاب زندگی کی اہم شرط ہے۔ دہم جماعت کے نتائج ظاہر ہو چکے ہیں اور امسال بھی لڑکیوں نے زیادہ نمبرات سے بازی ماری ہے۔ اور ایک بار پھر یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ ہماری بچیاں تعلیمی میدان میں ہر مقام اور ہر شعبے میں اپنی کارکردگی کے ذریعے اپنا مقام طے کر رہی ہے لیکن وہیں ہمارے لیے یہ لمحہ فکر ہے کہ ہمارے یہاں اکثر و بیشتر طالبات کو کریئر کے انتخاب کی دشواریاں پیش آتی ہیں جس کی وجہ سے ہماری بچیاں دسویں جماعت کے بعد تعلیمی سلسلہ جاری نہیں رکھ پاتی۔ طالبات کو اپنے کریئر کے انتخاب کے لیے کئی مسائل درپیش آتے ہیں جن میں سے چند مسائل درج ذیل ہیں۔

**تعلیمی بیداری کا نہ ہونا، وقت پر اور صحیح فیصلہ کرنا**: طالبات کے لیے فیصلہ کرنا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اگر فیصلہ کرنے میں تاخیر ہوتی ہے یا صحیح طریقے سے نہیں کیا جاتا ہے تو آپ کی فیلڈ آپ کی اقدار، دلچسپی، ذاتی اوصاف اور مہارتوں سے مطابقت نہیں رکھتی۔

**خاندانی مسائل**: طالبات کی زندگی میں خاندانی مسائل ایک بڑا نقطہ نظر ہے۔ جو کریئر کے انتخاب میں مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ بہت سی طالبات روزانہ ان مسائل کا شکار ہو رہی ہیں اور آخر میں وہ مزید پڑھنا نہیں چاہتیں۔ خاندانی مسائل مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اور ہر لڑکی کو مختلف حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ والدین اپنی بیٹیوں کو مجبور کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ فیلڈ منتخب کریں جو وہ اپنی مرضی سے چاہتے ہیں۔ یہ مسئلہ تقریباً ہر گھر میں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر کوئی لڑکی تعلیم حاصل کر رہی ہو اور دوران تعلیم اس کی شادی ہو جائے تو اس کی تعلیم روک دی جاتی ہے۔ اگر کوئی لڑکی نوکری کر رہی ہے تو گھر والے اس پر زور دیتے ہیں کہ وہ نوکری چھوڑ کر صرف گھریلو ذمہ داریاں ادا کرے۔ لہٰذا خاندانی مسائل کریئر کے انتخاب پر برا اثر ڈال رہے ہیں۔

**جنسی طور پر ہراساں**: ہمارے معاشرے میں جنسی طور پر ہراساں کرنے کے واقعات عام طور پر لڑکی کے تحفظ کو نشانہ بناتے ہیں، جس کی وجہ سے ذہنی اور جسمانی تناؤ کے ساتھ، خود اعتمادی میں کمی ہوتی ہے۔ یہ کریئر کے انتخاب کے لیے فیصلہ لینے میں دشواری کا ایک اہم عنصر ہے۔ لڑکیاں اس کی وجہ سے ہچکچاتی ہیں اور وہ وہ فیلڈ نہیں لیتیں جس میں مرد زیادہ ہوں۔

**وقت کا انتظام**: وقت کا نظم و نسق اور پابند ہونا ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ وقت سماجی تبدیلیاں لاتا ہے اور ہر دور میں ایسی تبدیلیاں آتی رہتی ہیں جنھیں روکا نہیں جاسکتا۔ طالبات ہمیشہ وقت کا شکار ہوتی رہتی ہیں۔ ان کے گھریلو کاموں کی وجہ سے ان کے لیے وقت کا انتظام کرنا بہت مشکل ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے طالبات کو ٹائم مینجمنٹ کو سمجھنا چاہیے اور اپنے اہداف اور مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور بہترین کریئر کا انتخاب کرنا چاہیے۔

**ذاتی مفاد**: طالبات کو کسی بھی شعبے کو منتخب کرنے سے پہلے معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور سوچنا بہت ضروری ہے کہ آپ کیا پڑھنا چاہتی ہیں۔ طالبات کے لیے ذاتی مفاد کو اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ اگر کوئی آپ کو فیلڈ بدلنے کا مشورہ دے رہا ہے تو آپ کو اپنی دلچسپی اور موقع کے بارے میں سوچنا ہوگا۔

**نفسیاتی مسائل**: ان تمام مسائل کے پیش نظر بعض اوقات نفسیاتی مسائل پیش آتے ہیں اور ان کے کریئر میں رکاوٹ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ مسئلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب بچیوں کو پہلی بار ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اسے لگتا ہے کہ سب کچھ ختم ہو گیا ہے اور وہ کچھ کرنے کے قابل نہیں ہے اور آخرکار پڑھائی چھوڑ دیتی ہے۔ لیکن وہ بھول جاتی ہیں کہ ناکامی کامیابی کی طرف پہلا قدم ہے۔

ان تمام مسائل کے لئے والدین اور استاد دونوں کو مل کر بچوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے ان کی صلاحیتوں کے مطابق ان کی حوصلہ افزائی کریں بچوں کی پسند کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو فیلڈ کا انتخاب کرنے دیں یہ ان کی زندگی کا ایک اہم فیصلہ ہے جس میں بھرپور طریقے سے بچوں کی مدد کرے اور اساتذہ کو بھی چاہیے کہ صرف تدریس سے غرض نہ رکھیں بلکہ طلباء کے اندر آگے بڑھنے کا جوش و لگن پیدا کرے۔ انہیں صرف کتابوں تک محدود کر کے وہی رٹا رٹایا پڑھنے کی ترغیب نہ دے بلکہ بچوں میں تعلیم حاصل کرنے کا ایسا جذبہ پیدا کرے کہ اگر حالات ناموافق ہوں تب بھی بچے تعلیم حاصل کرتے کے لیے پوری کوشش کریں اور ساتھ ہی ان تمام مسائل میں فیصلہ سازی اہم نکتہ ہے جو بہت زیادہ اہم ہے اس کے بغیر کریئر کا انتخاب ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح مختلف شعبے ایسے ہیں جن کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ وہ مردوں کے لیے ہیں خواتین کے لیے نہیں، لیکن خواتین نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ سب کچھ کرسکتی ہیں اور یہ کہ کریئر کی بنیاد جنس کی بنیاد پر نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک قابلیت ہے جو اس کی طرف لے جاتی ہے۔●●

وجودِ زن سے تصویرِ کائنات میں رنگ
اُسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

# بے روزگاری کے اسباب و محرکات اور ان کا حل

**صاحبزادہ حذیفہ اشرف عصمی**

**ذہنی** صلاحیتوں کو منجمد کر دیا جائے تو بے روزگاری کا وجود نظر آتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان جب سوچنا چھوڑ دیتا ہے تب اس کا کام کرنا، بولنا، کمانا سب بے جا ہوجاتا ہے۔ ذہن جب سوچتا ہے اس وقت مواقع ہی مواقع ہیں مگر یہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ ذہن کی خوراک کا خیال رکھیں گے۔ اب ذہن کی خوراک میں کیا آتا ہے؟ شعور آتا ہے، گر آتے ہیں، جذبہ ایمانی آتا ہے۔

بے روزگاری کی سب سے بڑی وجہ شعور کی کمی ہے یہی وجہ ہے کہ پڑھے لکھے کو ریڑھی لگاتا نہیں دیکھیں گے پڑھے لکھے نے دماغ کو اسکی خوراک دی ہوتی ہے۔ اس لیے پڑھا لکھا انسان ایک تو ریڑھی لگائے گا نہیں دوسرا اس کو یہ کام کرنا بھی پڑے تو وہ اس سے بھی اپنے لیے کئی راستے نکال لیتا ہے۔ ایک ریڑھی لگانے والے کو بھی شعور دیا جاتا تو وہ بھی کوئی عزت سے روزگار لئے بیٹھا ہوتا۔ اس امر کے لئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی جانی چاہئیں جو عوام میں نئے اور چھوٹے کاروبار کے فروغ کے لئے ٹریننگ اور آگاہی دے۔ جس ٹریننگ میں کم سے کم خرچ میں بھی ان کو ہنر کو استعمال کرنا سکھایا جا سکے۔

اب ایک یہ بات ہوگئی۔ دوسری سائیڈ پر بات کر لیتے ہیں کیا وجہ ہے کہ بے روزگاری دن بہ دن بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ کیوں لوگ پڑھ کر بھی اور نہ پڑھ کر بھی مناسب روزگار حاصل نہیں کر پاتے۔ کیوں غریب کا بچہ پڑھ نہیں پا رہا، کیوں پڑھے لکھے ڈگریاں ہاتھ میں تھامے کئی کئی گھنٹے لائینوں میں ذلیل ہوتے ہیں کہ کہیں کوئی انہیں رکھ لے۔

اگر ہم وجوہات کا جائزہ لیں تو اس سب کی بڑی وجہ آبادی کا بے جا بڑھنا بھی ہے۔ آج افراد زیادہ ہیں اور وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جب افراد زیادہ نوکریاں کم، بچے زیادہ فیسیں زیادہ، افراد زیادہ خرچے زیادہ، کرپشن زیادہ روزگار کم، اقربا پروری زیادہ بھروسے کم تر تنی نوکریاں کس طرح پیدا ہوسکتی ہیں اور نئے کاروباروں کی جانب عام انسان کو کیسے لے جایا جاسکتا ہے۔

پھر شعبہ تعلیم کا ناقص ہونا، جہالت کا عام ہونا اور لوگوں کو بے روزگاری کے نقصانات سے آگاہ نہ کرنا بھی بے روزگاری کا اہم اور بنیادی سبب ہے۔ آج کی جدید دنیا میں جب سائنس بام عروج پر ہے انسان کی جگہ جدید مشینری، آلات اور ٹیکنالوجی کا استعمال ہو رہا ہے اور دوسری جانب صنعتی اداروں کی سرگرمیوں میں کمی کی وجہ سے روزگار کی فراہمی میں کمی ایک اہم سبب ہے۔ کسی شخص کو اس کی اہلیت و قابلیت کی سطح سے کم سطح کے کام پر لگانا اور جو کام ایک کثیر مقدار کے افراد کے کرنے کا ہوتا ہے، وہی کام لوگوں کو مشقت و تکلیف میں مبتلا کر کے کم اور قلیل افراد سے لینا جہاں ایک طرف لیبر لاز کے خلاف ہے وہیں اس وجہ سے بہت سے ہنرمند افراد ڈگری تھامے بیکار رہتے ہیں۔

بے روزگاری کا ایک سبب مہارت کی کمی ہے اور آج کل نوجوان طبقہ جس کسی شعبے کی طرف رجوع کرتا ہے وہ سرسری تعلیم حاصل کرنے کے فوراً بعد نوکری کی تلاش میں لگ جاتے ہیں، حالانکہ کسی بھی شعبہ میں اختصاص اور مہارت نہایت اہم اور ضروری ہے، غیر مستقل مزاجی اور کسی ایک جگہ کام نہ کرنا، بلکہ ایک نوکری سے استعفیٰ دیکر دوسری نوکری کی تلاش میں لگ جانا اور اس کو عادت بنالینا بھی بے روزگاری کا سبب ہے۔

نوجوانوں کو ابتدائی تعلیم کے بعد کوئی بہتر رہنمائی نہیں ملتی کہ مارکیٹ لیول پر کس قسم کی جابز اور بزنس کی مانگ زیادہ ہے اور جس نوجوان کے ہاتھ میں ڈگری آجائے وہ بڑی جاب کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور نچلی سطح کی جاب میں عار محسوس کرتا ہے، اپنے علاقے، ملک اور معاشرے کے افراد کے بجائے دوسرے علاقوں اور ممالک کے افراد کو نوکریاں دینا کسی بھی علاقے کے اندر بے روزگاری کا سبب بن سکتا ہے، ان کے علاوہ کساد بازاری، موسموں کا تغیر، ملکوں کی باہمی جنگیں، سستی و کسل مندی اور والدین کی کمائی پر قناعت اور دیگر عالمی معاشی اسباب بھی بے روزگاری میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔

اب میں نقصانات کی بات کروں تو بے روزگاری کے کچھ نقصانات تو فرد سے متعلق ہیں، مثلاً بے روزگار شخص کو زندگی گزارنے کے لیے آمدنی نہیں ملتی۔ حرکت و عمل نہ کرنے کی وجہ سے سستی اور کاہلی کا عادی بن جاتا ہے۔ جسمانی و نفسیاتی پریشانیوں اور ڈپریشن کی وجہ سے مختلف امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسا انسان بسا اوقات جرائم کی راہ پر بھی لگ جاتا ہے۔ نااہلی اور احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے۔ اپنی فیملی اور گھر والوں کی ذمہ داریاں نبھانے سے قاصر رہتا ہے اور دوسرے افراد کے لیے بوجھ اور درد سر بن جاتا ہے۔

بے روزگاری کا اثر ایک فرد کے ساتھ معاشرے پر بھی ہوتا ہے، مثلاً بے روزگاری مصنوعات کی پیداوار میں کمی اور توانائیوں میں خلل کا باعث بنتی ہے۔ معاشرے میں لوٹ مار اور چوری ڈکیتی کا سبب بنتی ہے۔ بھیک جیسی لعنت کو پیدا کرتی ہے۔ نوجوان طبقہ دوسرے ممالک کی طرف جانا شروع کر دیتا ہے اور بے روزگاری کسی بھی ملک کی ترقی میں رکاوٹ بن کر عالمی سطح پر اس کے اثر و رسوخ اور شہرت کو نقصان پہنچاتی ہے۔ بے روزگاری کا اسلامی رو سے حل دیکھا جائے۔ اسلام کی اقتصادی و معاشی تعلیمات پر غور کیا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے جہاں معاشی سرگرمیوں سے متعلق مکمل ہدایات دی ہے، وہیں اسلام نے بے روزگاری کے علاج اور حل کے لیے بھی کئی قوانین اور تعلیمات فراہم کی ہے۔ اسلام دین کا ہے اس لیے اسلام نے اس مسئلہ کے حل کے لیے بھی کچھ بہترین حکم دیئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر معاشرے کو آئیڈیل بنایا جاسکتا ہے۔

وہ تعلیمات، طریقے یا علاج جو بے روزگاری کے وقوع سے پہلے ہی اپنانے ضروری ہے، تاکہ بے روزگاری کی مصیبت سرے سے واقع ہی نہ ہو۔ اس قسم کی اسلامی تعلیمات یہ کہتی ہیں کہ اسلام یہ چاہتا ہے کہ مسلمان معاشرے کا فرد اپنی معاشی ضروریات میں دوسروں پر بوجھ بننے کے بجائے خود ہی معاشی کوششیں کرے، بلکہ خاندان کے جو دوسرے افراد کمزور ہیں، جیسے عورت اور بچے، ان کی ذمہ داری اور بوجھ بھی یہی شخص اٹھائے۔ اس سلسلے میں قرآن و حدیث میں عمل و محنت کرنے اور معاش و رزق کے حصول کی کوشش کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسی طرح احادیث میں بھی سرورِ دو عالمؐ نے حلال رزق کمانے کی فضیلت بیان فرما کر ترغیب دی ہے۔ آپؐ نے حلال رزق کمانے کو دوسرے درجے کا فرض قرار دیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ حلال رزق کمانا ایسا ہے جیسا بہادروں سے مقابلہ کرنا اور جس نے حلال کی طلب میں گھر سے دور رات گزاری تو اس کی رات مغفرت کے ساتھ گزری۔ اب اسلامی حوالے سے سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر معاشرہ بے روزگاری کی مصیبت میں مبتلا ہو چکا ہے تو اس سے خلاصی کیسے حاصل کی جائے؟ تو اس کے لئے اسلام یہ کہتا ہے کہ حکومت بے روزگاروں کو روزگار کے مواقع فراہم کرے۔

سرورِ دو عالمؐ نے جہاں طلب حلال کی اہمیت اور مانگنے کی مذمت بیان فرمائی، وہیں آپؐ نے کئی مرتبہ صحابہ کرامؓ کو روزگار کے مواقع کی طرف بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ اس سلسلے میں یہاں ایک روایت بیان کی جاتی کہ ایک صحابی نے اپنی کسی حاجت کے لیے سوال کیا تو آپؐ نے اس سے فرمایا کہ تمہارے گھر میں کچھ موجود ہے؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں، ایک چادر اور ایک پیالہ ہے۔ آپؐ نے دونوں چیزیں منگوا کر مجلس میں دو درہم کے عوض فروخت کر کے فرمایا کہ ایک درہم سے گھر والوں کے لیے کھانا لے لو اور دوسرے سے کلہاڑی خرید لو، آپؐ نے خود ہی کلہاڑی کا دستہ لگایا اور صحابی کو لکڑیاں کاٹنے کے کام کا حکم دیا۔ جب وہ پندرہ دنوں کے بعد آیا تو دس درہم کما چکا تھا۔ اسلامی تعلیمات سے یہ رہنمائی بھی ملتی ہے کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ زکوٰۃ اور خراج کا نظام درست کرے اور اس سے مستحق لوگوں کی امداد اور بے روزگاروں کے لیے روزگار فراہم کیا جائے۔ اور یہاں سے یہ سبق ملتا ہے کہ کام چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا۔ رزق حلال کے حصول کی خاطر اٹھنے والا ہر قدم بڑا ہوتا ہے اور مزدور کا ہاتھ خدا کا ہاتھ بن جاتا ہے اس لیے ہر کام میں چھپی عظمت کو جان کر آگے بڑھنا ہی معاشرے کو تنگ نظری سے نکال کر خوش حالی کی جانب لے جا سکتا ہے۔ بے روزگاری کے خاتمے کے لیے چھوٹے کاروبار قائم کرنا آج کی ضرورت ہے اور چھوٹا کاروبار حکومت کی معاونت کے بنا قائم نہیں رہ سکتا اس لیے حکومت کو چاہیے کہ بے روزگاروں اور عاجز لوگوں کو قرض حسنہ فراہم کرے، تاکہ وہ اپنا کوئی کاروبار اور تجارت کر سکے۔ اس سلسلے میں حضرت عمرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے بیت المال سے عراق کے کسانوں کو زمینیں آباد کرنے اور غلہ اور پیداوار اُگانے کے لیے قرض فراہم کیا تھا۔ (الفلاحین فی العراق)

سودی نظام اور رقم پر رقم لینے کے ناجائز طریقوں اور سودی بینکوں سے توبہ کر لے اور غرر و جوے پر مبنی نظام تجارت کی اصلاح کر لے، کیونکہ سود، جوا اور سٹہ معاشی بحران کا ایک بنیادی سبب ہے۔ اسلام کا معاشی نظام نہ صرف ایک فرد کی معاشی ضروریات کو پورا کرتا ہے بلکہ وہ معاشرے میں دولت کی تقسیم اور عدل کو قائم کرنے کا باعث بھی بنتا ہے۔ اس سے معاشرہ آہستہ آہستہ آئیڈیل بننا شروع ہوجاتا ہے۔●●

# IREL انڈیا لمیٹڈ نے 31 ٹرینی پوسٹوں پر بھرتی نکالی ہے

## امیدوار 14 جولائی تک درخواست دے سکتے ہیں

گورنمنٹ جاب
इंडियन रेअर अर्थ्स लिमिटेड
INDIAN RARE EARTHS LIMITED
(A Govt of India Undertaking-Dept of Atomic Energy)
1207 VEER SAVARKAR MARG, PRABHADEVI MUMBAI-400028

**IREL** انڈیا لمیٹڈ نے 31 ٹرینی آسامیوں پر بھرتی کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں۔ امیدوار IREL کی ویب سائٹ irel.co.in پر جا کر درخواست دے سکتے ہیں۔ اس بھرتی کے لیے رجسٹریشن کا عمل 17 جون سے شروع ہو چکا ہے اور 14 جولائی تک درخواستیں دی جاسکتی ہیں۔

**پوسٹس کی تعداد:** 31

**آسامی کی تفصیلات:**

| پوسٹ کا نام | پوسٹس کی تعداد |
|---|---|
| گریجویٹ ٹرینی (فنانس) | 7 |
| گریجویٹ ٹرینی | 5 |
| ڈپلومہ ٹرینی (ٹیکنیکل) | 19 |

**انتخاب کا عمل:** اس کے تحت پہلے تحریری امتحان ہوگا۔ اس کے بعد سکل ٹیسٹ/ٹریڈ ٹیسٹ/کمپیوٹر پروفیشینسی ٹیسٹ ہوگا۔ اگر ضروری ہوا تو اس عمل کا فیصلہ متعلقہ اتھارٹی کرے گی۔ امتحان کا وقت 120 منٹ پر مقرر کیا جائے گا۔

**درخواست کی فیس:** اس پوسٹ کے لیے درخواست کی فیس 472 روپے مقرر کی گئی ہے جسے امیدوار آن لائن موڈ، ڈیبٹ یا کریڈیٹ کارڈ کے ذریعے ادا کرسکتے ہیں۔●●

# انڈین ایئرفورس نے اگنی ویر ایئر ریکروٹمنٹ امتحان 2022 کے لیے ماڈل پیپر جاری کیا، ان 5 مراحل میں ڈاؤن لوڈ کریں

**ہندوستانی** فضائیہ نے Agriveer Air Recruitment Exam 2022 کے ماڈل پیپرز جاری کیے ہیں۔ ماڈل پیپرز کو سرکاری ویب سائٹ https://agnipathvayu.cdac.in پر جاری کیا گیا ہے۔ آپ اس ویب سائٹ پر جا کر مضمون وار ماڈل پیپر ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ ماڈل پیپرز انگلش، ریاضی، فزکس اور ریزننگ اور جنرل آگاہی (RAGA) کے مضامین کے ہیں۔ ماڈل پیپر کے ذریعے امیدوار امتحان میں پوچھے گئے سوالات اور اس کے پیٹرن کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ماڈل پیپر ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ سرکاری ویب سائٹ agnipathvayu.cdac.in پر کلک کریں۔ اب امیدواروں کے سیکشن میں جائیں اور ڈراپ ڈاؤن مینو کو کھولیں۔ فہرست میں سلیبس اور ماڈل پیپر کے آپشن پر کلک کریں۔ نئے صفحہ پر موضوع منتخب کریں۔ سلیبس اور ماڈل پیپر کی پی ڈی ایف اسکرین پر کھلے گی، اسے ڈاؤن لوڈ کریں۔ امیدواروں کی زیادہ سے زیادہ عمر 23 سال ہونی چاہیے۔ قابلیت: سائنس اسٹریم کے امیدواروں کے لیے امیدواروں کو سائنس اسٹریم (ریاضی اور انگریزی) کے ساتھ انٹرمیڈیٹ پاس کرنا چاہیے۔ پولی ٹیکنک کالج سے کم از کم 50% نمبروں کے ساتھ ریاضی اور انگریزی میں یا تین سالہ ڈپلومہ ان انجینئرنگ (میکانیکل/ الیکٹریکل/ آٹوموبائل/ کمپیوٹر سائنس/ انسٹرومینٹیشن/ ٹیکنالوجی/ انفارمیشن ٹیکنالوجی)۔ سائنس کے علاوہ دیگر مضامین۔ امیدواروں کو کم از کم 50% نمبروں کے ساتھ کسی بھی اسٹریم سے 12 ویں پاس ہونا چاہیے۔●●